اسلام کے اخلاقِ حسنہ کے حامل نہیں تھے اور وہ بد خلق و بد مزاج تھے تاریخ کا طالب علم جانتا ہے کہ اسلامی احکام کی بجا آوری میں نہایت سخت گیر اور متشدد ہونے کے باوجود حضرت عمرؓ کے خلق کا یہ عالم تھا کہ آپ کا ایک نوکر آخری وقت تک غیر مسلم رہا اور آپ نے اس کو مسلمان ہونے پر مجبور نہیں کیا۔ اسی طرح اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت گیری کا یہ عالم تھا کہ بنو مخزوم کی ایک عورت جس نے چوری کے جرم کا ارتکاب کیا تھا جب آپ کے پاس اس کی سفارش پہنچی تو آپ نے اس کو رد کر دیا اور فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ سے بھی اس جرم کا ارتکاب ہو جاتا تو میں اس کو معاف نہ کرتا تو پناہ بخدا کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور فظ اور غلیظ القلب تھے؟

۳ر اور ۴ر جولائی کو علی گڑھ میں انجمن ترقی اردو (کل ہند) کی طرف سے ایک اردو کانفرنس ہوئی تھی۔ موسم کی سخت ناموافقت اور بعض دوسرے اسباب کی بنا پر یہ کانفرنس اجتماع اور شرکاء کی تعداد کے اعتبار سے تو کچھ زیادہ کامیاب نہیں رہی۔ لیکن اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ انجمن کی شاخوں کے نمائندے اور اردو زبان کے بہت سے ادیب اور صاحب قلم ملک کے دور دراز حصوں سے آکر ایک جگہ جمع ہو گئے اور اس طرح ان کو اردو کے موجودہ معاملات و مسائل پر باہم گفت و شنید۔ بحث و تمحیص اور تبادلۂ خیالات و افکار کا موقع ملا اور اردو کی ترویج اور اس کی ترقی و اشاعت کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں جو کوششیں ہو رہی ہیں اور خود انجمن ترقی اردو نے اب تک جو کام کئے ہیں اور آئندہ جو کام کرنا چاہتی ہے اُن سب کا جائزہ لینے کا موقع ملا۔ کانفرنس کے دو روزہ اجلاس میں متعدد تجاویز منظور ہوئیں جو بہت اہم اور ضروری ہیں۔ لیکن محض تجویزیں منظور کر دینا کافی نہیں۔ اصل چیز اخلاصِ عمل اور سرگرمی و جوش ہے اور کانفرنس میں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ انجمن کی شاخوں کے جو نمائندے اور دوسرے ادیب اور اہل قلم اس کانفرنس میں شریک تھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سب اُردو کے سچے اور مخلص خادم ہیں اور جوش کے ساتھ ہوش سے بھی عاری نہیں ہیں انجمن ترقی اُردو ہند کے جنرل سکریٹری آل احمد صاحب سرور سے امید ہے کہ وہ شاخوں کی تنظیم پر زیادہ توجہ دے کر اور ان میں باہمی ربط پیدا کر کے اُردو کے مخلص کارکنوں کے جذبہ و عمل سے پورا فائدہ اُٹھائیں گے۔